E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : Siyasi Nazarye Aur

Module Name/Title : Importance of Political Science

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE / Ms. Shabana Farheen
PRESENTATION	Ms. Shabana Farheen
PRODUCER	Dr. Mir Hashmath Ali

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

//imcmanuu

اکائی 1 علم سیاسیات کی تعریف اور دائرہ کار

ساخت

1.0 مقاصد
1.1 تمہید
1.2 علم سیاسیات کے معنی اور تعریف
1.3 علم سیاسیات کا ارتقاء
1.4 علم سیاسیات کا دائرۂ کار
1.4.1 سیاسی ادارے
1.4.2 سیاسی نظریہ اور تصورات
1.4.3 سیاسی حرکیات
1.4.4 بین الاقوامی تعلقات
1.5 علم سیاسیات کی اہمیت
1.6 خلاصہ
1.7 نمونہ امتحانی سوالات
1.8 سفارش کردہ کتابیں

1.0 مقاصد

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- اس موضوع کی وضاحت کر سکیں
- علم سیاسیات کی اہمیت، وسعت اور مضامین پر بحث کر سکیں
- علم سیاسیات کی اہمیت کو اجاگر کر سکیں

1.1 تمہید

اس اکائی میں علم سیاسیات کے موضوع کے بارے میں آپ واقفیت حاصل کریں گے۔ اس میں اس موضوع کی وسعت، مضامین (مشمولات) اور اسکی اہمیت پر زیادہ تر گفتگو کی گئی ہے۔ اس اکائی کا مقصد طالب علم کو اس بات سے واقف کرانا ہے کہ علم سیاسیات کس چیز کا علم ہے

1.2 علم سیاسیات کے معنی اور تعریف

انسان علاحدہ اور تنہا رہنا پسند نہیں کرتا۔ ہر انسان کسی کا ساتھ چاہتا ہے اور رہنے کے لئے ایک متعین علاقہ چاہتا ہے۔ اس سماجی فطرت کی وجہ سے وہ دوسروں کے ساتھ مختلف نوعیت کے تعلقات قائم کرتا ہے۔ ایک متعین علاقے میں رہنے والے لوگ جن کے درمیان کچھ مشترک مفادات ہوتے ہیں ایک سماج بن جاتے ہیں۔ ایسے سماج میں بعض اوقات مختلف افراد کے مفادات میں ٹکراؤ پیدا ہوسکتا ہے۔ ایسے ٹکراؤ اور مفادات کے تصادم کو روکنے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ ہر ایک کو پابند کرنے کے لئے "قانون" وقاعدے بنائے جائیں۔ ان قوانین کی خلاف ورزی سماجی ہم آہنگی کو درہم برہم کرتی ہے۔ ایسی خلاف ورزی کو روکنے کے لئے ایک ادارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کا فرض اس بات پر نظر رکھنا ہوتا ہے کہ قوانین کی پابندی کی جائے اور خطاکاروں کو سزا دی جائے۔ ایسے ادارے کے ابھرنے سے سماج سیاسی طور پر منظم ہوتا ہے۔ سیاسی طور پر منظم سماج مملکت کہلاتا ہے۔ ایسے سماج یا مملکت کا مطالعہ علم سیاسیات کہلاتا ہے۔

جو ادارہ سماج پر حکمرانی کرتا ہے حکومت کہلاتا ہے۔ عوام پر حکمرانی کے لئے جو قاعدے بنائے جاتے ہیں ان کو قانون کہا جاتا ہے۔ اگرچیکہ علم سیاسیات میں مملکت اور حکومت کا مطالعہ کیا جاتا ہے، علم سیاسیات کی وسعت کے بارے میں سیاسی مفکرین اور ماہرین کے درمیان مختلف رائے پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہم چند نقاط نظر کا جائزہ لیں گے۔

مشہور سوئز اسکالر بلنشلے (Bluntschli) نے علم سیاسیات کی تعریف یہ کی ہے کہ یہ علم" مملکت سے متعلق ہے" ۔ اور بنیادی طور پر مملکت اور اس کی مختلف شکلوں کا اس میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔ گارنر کہتا ہے" علم سیاسیات مملکت سے شروع ہوتا ہے اور مملکت پہ ختم ہوتا ہے"

دوسرے اور مصنفین ہیں جن کا نقطہ نظر یہ ہے کہ علم سیاسیات حکومت اور مملکت کے مطالعہ کا نام ہے۔ کیونکہ حکومت کے بغیر کوئی مملکت وجود میں نہیں آسکتی۔ اسٹفین لیکاک (Stephen Lacock) گٹیل (Gettle) اور گلکرائسٹ (Gilchrist) نے اس نقطہ نظر پہ زور دیا ہے کہ علم سیاسیات مملکت اور حکومت سے بحث کرتا ہے۔ اگر مملکت سے مراد "وہ عوام ہیں جو قانون کے لئے ایک متعینہ علاقہ میں منظم ہوئے ہیں"، اور حکومت ایسا ادارہ ہے جو مملکت کی جانب سے کام کرتا ہے، تو ایسی صورت میں مملکت کے مطالعہ میں حکومت کی بناوٹ اور اس کے فرائض کا مطالعہ لازمی طور پر شامل ہوگا۔ بہر حال یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مملکت علم سیاسیات کا مرکزی موضوع ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مملکت کا اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ مطالعہ کیا جائے۔ اس میں یہ مطالعہ بھی ہوگا کہ مملکت کیا تھی اور کیسی تھی، مملکت کیا ہے اور کیسی ہے اور مملکت

کوکیا اور کیسی ہونا چاہیئے۔ مملکت کیا ہے اس کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ مملکت کیا رہی ہے اس کا مطالعہ کیا جائے۔ اس مطالعہ کے ذریعہ اہم اس کے ارتقاء کو سمجھ سکتے ہیں اور اس بات کو جان سکتے ہیں کہ اس کے فرائض میں کیسے اضافہ ہوتا گیا۔

ماضی اور حال کے مطالعہ کے ذریعہ مستقبل کے بارے میں ہم باشعور بن سکتے ہیں۔ جس سے یہ سوال ابھرتا ہے کہ مملکت کیسی ہو اس کا مطالعہ کیا جانا چاہیئے۔ گلکرائسٹ (Gilchrist) کہتا ہے کہ علم سیاسیات، مملکت کیا تھی کے موضوع کا تاریخی جائزہ، مملکت کیا ہے کے موضوع کا تجزیاتی مطالعہ اور مملکت کو کیا ہونا چاہیئے کے موضوع کا سیاسی واخلاقی مطالعہ ہے۔ علم سیاسیات کے مطالعہ کے نئے طریقوں میں ایک طریقہ طاقت کا طریقہ (Power Approach) ہے۔ اس طریقہ میں سیاسیات کا مطالعہ طاقت یا اقتدار کے علم کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔ طاقت کا طریقہ اس مفروضے سے شروع ہوتا ہے کہ ایک سیاسی نظام کے نمایاں پہلوؤں کے درمیان طاقت کے تعلقات ہوتے ہیں۔ طاقت کے اس تجزیہ کا اطلاق ہر قسم کے سیاسی نظام، بین الاقوامی یا مقامی انجمن یا گروہ وغیرہ پر کیا جاسکتا ہے۔ اس تجزیہ کا تصور یہ ہے کہ سیاست کی ایک اہم خصوصیت طاقت کے تعلقات ہیں۔ بعض تجزیہ کاروں کا نکتہ نظریہ ہے کہ طاقت سیاست کو دوسری انسانی سرگرمیوں سے جدا اور ممتاز کرتی ہے۔

ہیرالڈ لاس ویل (Herald Lasswell) کی رائے یہ ہے کہ علم سیاسیات طاقت، میں حصہ داری اور طاقت کی بناوٹ کا علم ہے۔ اس تجزیہ کے مطابق سماج میں کسی تبدیلی کی توضیح افراد، گروہوں اور دیگر اکائیوں کے درمیان طاقت کی تقسیم کے طریقے میں فرق سے کی جائیگی۔ اقتدار مرتکز یا منتشر بھی ہوسکتا ہے۔ اقتدار میں مختلف افراد، طبقات، مذاہب، گروہوں لیڈروں اور حقیر لیڈروں وغیرہ کے درمیان حصہ داری ہوسکتی ہے۔

سیاست سے طاقت کے تعلقات کا تجزیہ مراد لینے کا طریقہ بہت قدیم ہے۔ ارسطو نے دساتیر کے درمیان فرق کی بنیاد کسی سیاسی سماج میں اقتدار کے محل وقوع (Location) اور مقتدر افراد کے درمیان فرق کو قرار دیا۔ بعد کے سیاسی مفکرین نے بھی ایک کمیونٹی کے درمیان طاقت کے تعلقات کو مطالعہ کا موضوع بنایا۔ جدید قومی مملکتوں کے ابھرنے کے ساتھ طاقت کا تصور، داخلی تعلقات کی بہ نسبت بیرونی تعلقات میں بہت زیادہ نمایاں ہوگیا۔ اس لئے علم سیاسیات کے ماہرین سیاست میں اور خصوصاً بین الاقوامی سیاست میں طاقت کے سماج کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے۔

سماجی سائنسداں میکس ویبر (Max Weber) نے طاقت کی اصطلاح میں مملکت کی تعریف وتوضیح کرنے کو زیادہ مفید سمجھا۔ بعد میں U.S.A. کے شکاگو اسکول کے کئی تحقیقاتی کاموں میں طاقت کے تعلقات کی بنیاد پر سیاسیات کے باقاعدہ نظریے تشکیل دینے کی کوشش کی گئی۔ اس سلسلے میں مریم (Merriam) لاس ویل (Lasswell)، مورگنتھو (Morgenthau) اور ڈیوڈ ایسٹن (David Easton) نے اہم حصہ ادا کیا۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد مغرب میں علم سیاسیات کے ماہرین نے علم سیاسیات کی نئی اصطلاحوں میں تعریف متعین کرنے کی کوشش کی۔ ہیرالڈ لاس ویل (Herald Lasswell) نے سیاسیات کی یہ تعریف کی ہے کہ یہ طاقت کے مطالعہ کا علم ہے۔ کیونکہ مملکت کا تعلق اقتدار سے ہے۔ لاس ویل کہتا ہے کہ علم سیاسیات میں اس کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ اقتدار کس کو کب اور کیسے ملتا ہے۔ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ مملکت کے اقتدار کا استعمال عوام کی زندگی کو منضبط کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ سوال یہ نہیں ہے کہ کون اقتدار استعمال کرتا ہے بلکہ یہ کہ اقتدار کا استعمال کیسے ہوتا ہے اور پالیسیاں کیسے بنائی جاتی ہیں جن سے عوام کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔

ہے ۔اقتدار کی نافذ العمل شکل کو اقتدارِ اعلیٰ(Sovereignty)تصور کیا جاتا ہے جو ایک سیاسی سماج میں افراد اور اداروں کے امور کو منضبط کرتا ہے اور یہ کام بعض قدروں اور معیارات کے تعین کے ذریعہ کیا جاتا ہے اور شہریوں کے لئے یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ ان اقدار اور معیارات کی پابندی کریں۔

1.3 علم سیاسیات کا ارتقاء

ایک علم کی حیثیت سے علم سیاسیات کا ارتقاء ایک طویل تاریخی ارتقاء ہے جو قدیم یونان کی شہری مملکتوں کی شروعات سے جدید دور میں قومی مملکتوں کے ابھرنے تک پہنچتا ہے ۔ قدیم دور میں اس علم کی توجہ شہری مملکتوں کے متضاد پہلوؤں تک محدود تھی ۔ جیسے شہریت ، غلامی ، مثالی مملکت اور قانون ۔ افلاطون اور ارسطو اس دور کے ممتاز مفکرین ہیں جنہوں نے سیاست کے مختلف پہلوؤں کی فلسفیانہ چھان بین کی ۔ اس لئیے ان کی کوشش زیادہ تر شہری مملکتوں کے سیاسی پہلوؤں کو فلسفیانہ روپ دینے پر تھی ۔

چھٹی صدی سے لے کر چودھویں صدی عیسوی تک کے عہد وسطیٰ میں سیاست پر مذہب کا غلبہ رہا اور عالمگیر مملکتوں کا تصور پیدا ہوا ۔ سیاست کو روحانی اور الہی مقاصد کی خدمت کرنے والا عالمگیر ادارہ سمجھا جانے لگا اور کلیسا روحانی اور الہی مقاصد کا نمائندہ قرار پایا ۔ اس عہد کی بہترین نمائندگی گرے گیری ہفتم (Gregery7)اور سینٹ تھامس ایکوی ناس نے کی ہے ۔ جنہوں نے مذہبی عینیت پر بنی سیاسی نظریے پیش کئے ۔ پندرھویں صدی کے آغاز کے ساتھ ہی نشاہ ثانیہ (Renaissance) اور اصلاح(Reformation)کے نتیجہ میں قومی مملکتیں ابھریں ۔ میکاویلی اور بودن جو اس عہد کی نمائندگی کرتے ہیں ، نے سیاست اور مملکت کو سیکولر اور معقولیت پسند بنادیں فراہم کیں ۔ انھوں نے سیاست کو مذہب اور اخلاق سے الگ کردیا ۔ سولھویں صدی سے لیکر بیسویں صدی کے آغاز تک علم سیاسیات کی توجہ فلسفیانہ ،قانونی اور ادارہ جاتی تحقیقات پر مرکوز رہی ہے ۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد روایتی علم سیاسیات اور اسکے نظریات پر رویہ جاتی انقلاب (Behavioural Revolution) نے اعتراضات کیے ۔ علم سیاسیات کی توجہ قانونی فلسفیانہ طریقوں سے ہٹ کر عملی تجرباتی سائینٹفک طریقوں پر منتقل ہوگئی ۔

1903 میں امریکن پولیٹسکل سائنس اسوسی ایشن کے قیام کے بعد سیاسی اداروں اور سیاسی عمل کے بارے میں حقائق کو جمع کرنے اور ان کی زمرہ بندی(Classification)پر زیادہ زور دیا گیا ۔ علم سیاسیات کے میدان کو وسعت دی گئی اور اس میں تنظیمی ڈھانچے ، فیصلہ سازی کا عمل اور اقدام ،کنٹرول کرنے کی سیاست ، پالیسیاں اور اقدامات اور قانونی حکومت کے مطالعہ کو شامل کیا گیا ۔ علم سیاسیات کے ماہرین سماج میں اقتدار کے محل وقوع (Location)اور حکومت پر اس طاقت کی عمل آوری کے مسائل کی جانچ کرنے لگے ۔ پالیسی سازی کے عناصر کے تجزیہ ، سیاسی لیڈر شپ کے کردار کا مطالعہ اور انتخابی عمل پر زیادہ زور دیا جانے لگا ۔ اور اس کی زیادہ موثر چھان بین کے لئے مشاہدے اور تجزیہ کے ترقی یافتہ ذرائع استعمال کئے جانے لگے ۔

بعد میں غیر حکومتی تنظیمات اور حکومتی سرگرمیوں کے پھیلاؤ اور اضافہ کے مطالعہ میں زیادہ دلچسپی لی جانے لگی اور اداروں کے مطالعہ میں تجرباتی طریقوں(Emperical Methods)کے استعمال کا رجحان ابھرنے لگا ۔

بیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ دوسرے علوم جیسے حیاتیات ،انسانیات (Anthropoloty)کی ترقی کا علم سیاسیات پر

بھاری اثر پڑنے لگا اور سائنٹفک طریقہ اختیار کرنے کا مطالبہ کیا جانے لگا۔ یہ شوق بھی ابھرا کہ اعداد و شماریاتی طریقہ کا استعمال کیا جائے۔ حقائق و واقعات کے معروضی مطالعہ (Objective Study) کی بنیاد پر سائنسی عمومیت (Generalisation) پر زیادہ زور دیا جانے لگا۔ اب سیاسی ادارے علم سیاسیات کے مطالعہ کے لئے بنیادی اکائی نہیں رہے۔ بلکہ دیئے گئے سیاسی حالات میں افراد کے رویہ کا مطالعہ بنیاد بننے لگا۔ لارنس لاویل (Lawrence Lowell) اور گراہم والاس (Graham Wallas) جیسے ماہرین نے سیاسی رجحانات اور سیاسی برتاؤ کے مطالعہ کو زیادہ اہمیت دی۔ ایک انگریز مصنف جارج کیاٹلن (George Catlin) نے سیاست کے مطالعہ کے لئے بین العلوی (Inter Disciplinary) طریقہ کے استعمال کی چھان بین کی۔ سماجیات، نفسیات سماجی نفسیات وغیرہ میں سماجی علوم کی ترقیات کا اثر علم سیاسیات پر پڑنے لگا اور یہ تمام علوم فطری علوم سے متاثر ہوئے۔

شکاگو یونیورسٹی کے چارلس میریم (Charles Merriam) نے بین العلوی طریقے کی ترویج کی اور علم سیاسیات کے سائنٹفک کردار پر زور دیا۔ شکاگو یونیورسٹی کا علم سیاسیات کا شعبہ Quency Wright Fredrich Schuman, Herald Lasswell, Gabriel Almond, V O Key, David Truman, Herbert Simon Leonord White جیسے سرکردہ ماہرین سیاسیات پیدا کرنے والا سب سے زیادہ فعال علمی مرکز بن گیا۔

Max Weber، Herbert Spencer اور Talcolt Parson جیسے یورپی ماہرین سماجیات نے علم سیاسیات پر اثر ڈالا اور رویہ جاتی طریقہ کی ترقی کے لئے راستے ہموار کئے۔ ایک سرکردہ ماہر سماجیات August Comte نے سماجی امور کے لئے سائنٹفک طریقے کے اطلاق کی کوشش کی اور مملکت اور دیگر سیاسی اداروں کے کردار پر بدلتے ہوئے سماج کے اثرات کا اپنی تحریروں میں تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا۔ علم سماجیات کے ماہرین نے نہ صرف علم سیاسیات کو متاثر کیا بلکہ ان میں سے بعض کو سیاسی سماجی علوم کا ماہر تسلیم کیا گیا۔ دوسری عالمی جنگ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہوئی تبدیلیوں نے ماہرین سیاسیات کو دیگر ماہرین سماجیات کے قریب کر دیا تاکہ فیصلہ سازی کے عمل کی وضاحت کی جائے۔ انفرادی رجحانات اور محرکات کے مطالعہ پر زور دینے کی وجہ سے مواد کے ذریعہ کے طور پر انٹرویوز کا استعمال بڑھنے لگا۔ نتیجتاً تعلقاتی تجزیہ، شماریاتی استعمال، سروے کے طریقہ کا استعمال اور جانچ کے طریقے رواج پانے لگے۔ محدود اور وسیع سطحوں پر انتخاباتی مطالعہ کیا جانے لگا۔

رویہ جاتی انقلاب جو 1925ء میں شروع ہوا دوسری عالمی جنگ کے بعد پانچویں دہائی کے اوائل میں اپنے نقطۂ عروج پر پہنچا۔ رویہ جاتی نقطۂ نظر کی یہ توضیح کی جاسکتی ہے کہ طبعی اور حیاتیاتی علوم کے خطوط پر علم سیاسیات میں "سائنس" کو داخل کرنے کی یہ ایک سنجیدہ اور از سر نو کی گئی کوشش تھی۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور جس کا معروضاتی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ رویہ جاتی طریقہ ماہرین سماجی علوم کے پاس زیادہ سے زیادہ اہمیت اختیار کرنے لگا۔

1.4 علم سیاسیات کی وسعت

پچھلے سو برسوں میں علم سیاسیات کی وسعت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ علم سیاسیات میں انسان کا مطالعہ ایک سیاسی جاندار کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔ یہ انسان اور مملکت کے درمیان تعلقات کا مطالعہ کرتا ہے۔ یہ اس بات کا پتہ چلاتا ہے کہ مملکت اقتدار کا کتنا استعمال کرے اور انفرادی آزادی کی کس طرح حفاظت کی جائے۔ اقتدار اور آزادی کے درمیان تعلق، قدیم

زمانے سے چلے آرہے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ جس کے مطالعہ کی کوشش علم سیاسیات میں کی جاتی ہے۔ ایک لحاظ سے علم سیاسیات انسانی رویہ کے ہر پہلو کا مطالعہ کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کی تمام سرگرمیاں راست یا بالواسطہ مملکت سے متاثر ہوتی ہیں۔ دراصل انسانی سرگرمی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو راست یا بالواسطہ حکومت سے متاثر نہ ہوتا ہو۔ علم سیاسیات کی وسعت کا مطالعہ درج ذیل ذیلی عنوانات کے تحت کیا جا سکتا ہے۔

1.4.1 سیاسی ادارے

علم سیاسیات کا تعلق مملکت اور حکومت سے ہے وہ مملکت کی نوعیت اس کی ابتدا اس کے مقصد اور اس کے فرائض کا جائزہ لیتا ہے۔ دراصل روایاتی مصنفین علم سیاسیات کی تعریف یہ کرتے ہیں کہ یہ علم مملکت سے شروع ہوتا ہے اور اسی پر ختم ہوتا ہے۔ مملکت کے مطالعہ میں اندازہ کیا جاتا ہے کہ اب مملکت کیا ہے، مملکت کیا تھی اور مملکت کو کیا ہونا چاہیئے۔ علم سیاسیات میں مملکت کی ابتدا اور اس کے فرائض کے بارے میں مختلف نظریات کا مطالعہ شامل تھا اور ہے۔ مقاصد کے حصول کے لئے حکومت مملکت کا آلہ ہے۔ حکومت مقنّنہ، عاملہ اور عدلیہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ چنانچہ علم سیاسیات میں حکومت کے مختلف اعضاء کی تنظیم اور ان کے فرائض کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ حالیہ دور میں حکومت کے تقابلی مطالعہ پر بھی زور دیا جانے لگا ہے۔

1.4.2 سیاسی تصورات اور نظریات

سیاسی فلسفہ علم سیاسیات کے مطالعہ کا لازمی حصہ ہے۔ اس شاخ میں کئی مفکرین نے سیاسی اداروں کی ابتدا ان کی نوعیت اور فرائض اور ان کے مقاصد کی تشریح کی کوشش کی ہے۔ فلسفہ سیاسی نظریات کی شکل میں ابھرا۔ مثال کے طور پر مملکت کے بارے میں ہیگل کے نظریہ نے عینیتی مکتب فکر کی بنیاد ڈالی۔ اسی طرح کارل مارکس اور اس کے شریک کار اینگلس کے سیاسی فلسفہ نے کمیونزم کے نظریہ کے لئے راستہ ہموار کیا۔ جے یس مل اور بینتھم کے سیاسی فلسفہ کے نتیجہ میں انفرادیت مکتب فکر کو ترقی ملی۔ اس طرح سیاسی امور پر مختلف مفکرین کے خیالات مختلف نظریات بن کر ابھرے۔ علم سیاسیات کے تناظر میں نظریہ کا تعلق مملکی سرگرمی کے دائرے تک ہے۔ بنیادی مسئلہ مملکت اور فرد کی آزادی کے درمیان اختیار کی وسعت اور حد کا ہے۔ انفرادی نظریئے اور لبرلزم جیسے نظریات میں فرد کی آزادیوں کو برتری حاصل ہے اور مملکت کے لئے اقل ترین رول تجویز کیا گیا ہے۔ اس کے برخلاف عینیتی، فسطائی اور نازی وغیرہ جیسے نظریات نے مملکت کے اختیار کے لامحدود ہونے پر زور دیا ہے۔ اسی طرح کمیونزم اور سوشلزم میں ذرائع پیداوار اور تقسیم کو سماجیانے اور غیر طبقاتی اور مساوی سماج کی تشکیل کو پیش کیا گیا ہے۔ سنڈیکلزم اور انارکزم کے نظریات بھی ملتے ہیں۔ پہلے نظریہ کا مقصد سرمایہ داریت کے خاتمے کے ذریعہ غیر طبقاتی سماج کا قیام ہے۔ اس نظریہ کے تحت طاقتور ٹریڈ یونین تحریک کے ذریعہ یہ انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ مملکت کی سرگرمیوں کے دائرے کے بارے میں انارکزم بھی ایک نظریہ ہے جس کا مقصد قانون اور حکومت کی تمام شکلوں کو ختم کر کے غیر مملکتی سماج قائم کرنا ہے۔

اوپر کے بیان سے اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ علم سیاسیات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اس میں صرف مملکت اور

حکومت کے اداروں سے بحث نہیں کی جاتی بلکہ سیاسی نظریات اور تصورات کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔ اس لیے سیاسی نظریات کا مطالعہ علم سیاسیات کے دائرہ کار کا لازمی حصہ ہے۔

اقتدار اعلیٰ، قانون، دستور، شہریت، حقوق، حکومت کی شکلیں جیسے معاملات پر اہم تصورات بھی علم سیاسیات کے دائرے میں شامل ہیں جس میں ان تصورات کے تاریخی ارتقاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اقتدار اعلیٰ کے تصور کا مطالعہ جین بودین(Jean Bodin)اور تھامس ہابس(Thomas Hobbes)کے حوالے سے کیا جاتا ہے اور یہی تصور جدید قومی مملکتوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس میں سوشلسٹ اور غیر سوشلسٹ سیاسی نظاموں میں شہریوں کے حقوق اور فرائض پر بحث کی جاتی ہے۔ مساوات آزادی، اخوت، فرائض، مرضی، اقتدار وغیرہ بڑے اہم سیاسی تصورات ہیں جن کا مطالعہ علم سیاسیات کی وسعت میں داخل ہے۔

1.4.3 سیاسی حرکیات (Political Dynamics)

علم سیاسیات میں صرف سیاسی نظریہ کا ہی نہیں بلکہ سیاسی زندگی کے حرکیاتی پہلوؤں کا مطالعہ بھی کیا جاتا ہے۔ حالیہ عرصہ میں سیاسیات کے طریقہ ہائے عمل، رائے دہندوں کے رویے اور ان مختلف قوتوں کا مطالعہ بھی علم سیاسیات کے دائرے میں شامل ہوگیا ہے جو سیاسی اداروں کی کارگزاری پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

عدالتی اور قانونی عمل کا مطالعہ علم سیاسیات کو سہارا دینے والے ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مطالعہ میں اس پہلو کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ حکومت کی کارگزاری کے کیا دستوری اثرات مرتب ہورہے ہیں اور دستوری نکات حکومت کی کارگزاری پر کتنے اور کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس موضوع میں یہ مطالعہ بھی شامل ہے کہ قوانین کس طرح بنائے جاتے ہیں ان پر کیسے عمل کیا جاتا ہے ان کی توضیح کس طرح ہوتی ہے اور ان کو کیسے نافذ کیا جاتا ہے۔ شہریوں کے حقوق کا مطالعہ بھی اس موضوع کا جز ہے۔

عاملانہ عمل کا تعلق عاملہ کی ذمہ داریوں، اختیارات اور فرائض سے ہے۔ عاملہ اپنے عہدہ میں مضمر اختیارات کا کیسے استعمال کرتی ہے اور اپنی کئی حیثیتوں کے ذریعہ کس حد تک زائد اختیارات حاصل کرسکتی ہے؟ مختلف میدانوں کے یہ اختیارات کیا ایک دوسرے کا تکملہ کرتے ہیں یا آپس میں متصادم ہوتے ہیں؟ مقننہ میں عاملہ کی طاقت کا مطالعہ بھی کیا جاتا ہے یہ توقع نہیں رکھی جاسکتی کہ عاملہ، عملے کی تمام ذمہ داریوں کو انجام دے گی۔ اس لئے عاملانہ عمل کا مطالعہ بڑی حد تک نوکر شاہی (بیوروکریسی) کا مطالعہ ہے کہ اسکی تنظیم کس طرح کی گئی ہے اور یہ کس طرح کام کرتی ہے اس طرح یہ مطالعہ نوکر شاہی کی درجہ بندی کی تمام سطحوں پر برسر کار منتظمین کا مطالعہ ہے۔ درحقیقت فیصلے کس طرح کئے جاتے ہیں؟ یہ کیوں ہوتا ہے کہ اڈمنسٹریٹروں کے تیار کردہ بہترین منصوبوں کے نتیجے غیر متوقع ہوتے ہیں یا فیصلہ سازی میں اڈمنسٹریٹروں کے رجحانات اور حرکات کہاں تک اور کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟ علم سیاسیات میں ان سوالات کا مطالعہ بھی کیا جاتا ہے۔ ان فیصلوں کا عوام پر کیا اثر پڑتا ہے یہ مسئلہ بھی اس موضوع میں شامل ہے۔ مختلف نوعیت کی سماجی تنظیمات پر عاملانہ عمل حقیقتاً کیسے اثر انداز ہوتا ہے، علم سیاسیات میں اس کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔

قانونی سامی کا عمل علم سیاسیات کا ایک اور پہلو ہے۔اس میدان میں قانون بنانے کے طریقے' قوانین سے متعلق تضادات' قانون کے متن کے بارے میں مقننہ کے قواعد وضوابط' اختیارات کی تقسیم وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔اس میں صدر عاملہ کے مقننہ سے تعلقات پر اثر انداز ہونے والے عوامل کا مطالعہ بھی شامل ہے۔قانون ساز ادارے عاملہ پر نگرانکار (Watch Dog) کی حیثیت سے اپنا بنیادی فرض انجام دینے میں کتنے کامیاب ہیں۔اس سوال کا مطالعہ بھی اس موضوع میں شامل ہے۔

مقننہ وہ جگہ ہے جہاں عوام کی شکایات کا کھلا اظہار ہوتا ہے اوران کے تدارک کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔مقننہ کو ایک ایسے ادارے کی طرح دیکھا جاتا ہے جو مفادات کی کشمکش اور سیاسی پارٹیوں اور سماج کے دیگر گروہوں کے ظاہر کردہ مطالبات کو پیش کرنے کی دعوت دیتا ہے۔علم سیاسیات میں مقننہ میں نمائندگی پانے والے مختلف النوع مفادات کا مطالعہ کیا جاتا ہے جس میں ان کی قیادت کی نوعیت وکردار' عوامی پالیسی کو متاثر کرنے کے طریقوں اور فیصلہ کرنے کی ان کی صلاحیتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

1.4.4 بین الاقوامی تعلقات

بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ علم سیاسیات کی وسعت کا ایک بڑا جزو ہے۔سیاست مملکتوں کے درمیان تعلقات سے بحث کرتی ہے۔عملی اعتبار سے بین الاقوامی تعلقات سے مراد بین الاقوامی سیاست ہے۔قانونی پہلو سے اس کو بین الاقوامی قانون کہا جاتا ہے۔جو قابل لحاظ حد تک مملکتوں کے باہمی تعلقات کو بیان کرتا ہے اوران کو متعین کرتا ہے۔علم سیاسیات کے اس حصے میں اقوام متحدہ' آسیان(ASEAN) وغیرہ جیسی بین الاقوامی تنظیمات کا مطالعہ بھی شامل ہے۔

1.5 علم سیاسیات کی اہمیت

دھال (Dahl) کے مطابق سیاست انسانی زندگی کی ایک ناگزیر حقیقت ہے۔ایک شخص کو اپنے ملک میں' شہر میں' اسکول' چرچ' تجارتی گھرانے' کلب' ٹریڈ یونین جماعتوں' انجمنوں وغیرہ میں سیاست سے سابقہ پڑتا ہے۔ایک شہری کسی مرحلہ میں یا کسی وقت کسی بھی نوعیت میں ایک سیاسی نظام میں ملوث ہوسکتا ہے۔عملاً کوئی شخص کسی سیاسی نظام یا سیاست کی پہنچ کے باہر نہیں۔صرف سیاست ہی نہیں بلکہ سیاست کے عواقب(Consequences) واثرات سے چھٹکارا نہیں مل سکتا۔

عوام پالیسی سازی اور سیاسی عمل میں ایک بڑا حصہ ادا کرتے ہیں۔ایک شہری کا سابقہ راست یا بالواسطہ طور پر سیاست سے ہوتا ہی ہے۔

سیاسی معاملات کے علم سے ایک ملک کے امور حکومت کو ہاتھ میں رکھنے والے لیڈروں کو اڈمنسٹریشن کے اونچے معیارات کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔عوام کو اپنے حقوق اور اپنی ذمہ داریوں کا شعور حاصل ہوتا ہے اور یہ واقفیت سماجی اور سیاسی امور میں ایک مفید رول انجام دینے میں مدد دیتی ہے۔ جمہوریت کے اندر سیاسی معاملات کا شعور اور احساس اس عوام کو

اس قابل بناتا ہے کہ وہ ایک ایماندار اور کار کرد اڈمنسٹریشن (نظم ونسق) کا مطالبہ کریں۔ سیاسی طور پر باشعور رائے دہندے حکومتی اقتدار پر چوکسی کا کام انجام دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر واٹرگیٹ اسکینڈل کی وجہ سے عوامی رائے نے صدر نکسن کو استعفیٰ دینے پر مجبور کیا۔ اسی طرح کئی ممالک میں آمرانہ رجحانات کی ہمت شکنی ہوئی۔

ایک شہری کے لئے سیاسی معاملات پر صحیح قابل قبول رائے کے اظہار کی خاطر سیاست کی اچھی اور گہری معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔ سیاسی اصولوں کے علم سے ایک شہری کو جمہوری عمل میں موثر حصہ ادا کرنے کا سامان فراہم ہوتا ہے۔

ڈوروتھی پکلس (Dorothy Pickles) کے نکتۂ نظر کے مطابق سیاست کا مطالعہ تین طرح کی مدد فراہم کرتا ہے (۱) یہ اپنی زندگیوں کو بہتر طریقہ پر منظم کرنے میں مدد دیتا ہے (۲) اس کے ذریعہ قوم اور باہر کی دنیا کے سیاسی مسائل کو بہتر طریقہ پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے (۳) اپنے دور کے قومی اور بین الاقوامی مسائل کا مقابلہ کرنے میں ایک اوسط شہری کو لاچار نہیں بننے دیتا۔ مختصر یہ کہ سیاسیات کے مطالعہ سے ایک شہری میں سیاسی سمجھ بوجھ اور توازن پیدا ہوتا ہے۔

سیاسیات کا مطالعہ کیوں کیا جائے؟ Robert A. Dahl کا جواب یہ ہے کہ سیاسی تجزیہ کی صلاحیتوں کو آگے بڑھانے کی بہترین وجہ یہ ہے کہ جس دنیا میں ہم رہتے ہیں اس کو سمجھنے میں اور متبادلات جو سامنے آتے ہیں ان میں زیادہ سمجھداری کے ساتھ انتخاب کرنے میں اور تمام سیاسی نظاموں میں موجود تبدیلیوں پر اثر انداز ہونے میں سیاسی تجزیہ مدد کرتا ہے۔

علم سیاسیات کے مطالعہ سے عوام بہتر شہری بننے کی تربیت پاتے ہیں۔ بہتر شہری حکومت کو ذمہ دار بننے اور عوامی رائے کو قبول کرنے پر مائل کرسکتے ہیں۔

1.6 خلاصہ

سیاسی طور پر منظم سماج یعنی مملکت کا مطالعہ علم سیاسیات کہلاتا ہے۔ اس موضوع کی مختلف تعریفات ہیں۔ اس موضوع کا تاریخی ارتقاء ہوا ہے۔ قدیم یونان کے دور سے لے کر بیسویں صدی تک اس موضوع اور اس موضوع سے متعلق نقطۂ نظر میں تبدیلیاں آئی ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے نتیجہ میں پیدا شدہ حالات نے علم سیاسیات کے مطالعہ کی تکنیکوں کو بدلا ہے۔ رویہ جاتی انقلاب نے اس موضوع کو بڑا سائنٹفک بنادیا ہے۔ ان تمام باتوں کے ساتھ علم سیاسیات کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا ہے۔ سیاسی ادارے، سیاسی تخیلات اور نظریات، سیاسی حرکیات اور بین الاقوامی تعلقات، یہ سب علم سیاسیات کے دائرے میں آگئے ہیں۔ بہرحال یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ سیاست روز مرہ انسانی زندگی کا ناگزیر جزو بن گئی ہے۔

1.7 نمونہ امتحانی سوالات

I ذیل کے ہر سوال کا جواب تیس سطروں میں لکھیے

1 علم سیاسیات کے معنی اور اسکی تعریف کی وضاحت کیجیے

2 علم سیاسیات کے ارتقاء کو بیان کیجیے

3 علم سیاسیات کی نوعیت اور اس کا دائرہ کار واضح کیجیے

II ذیل کے سوال کا جواب دس سطروں میں لکھیے ؟

1 علم سیاسیات کی آج کل کیا نوعیت ہے ؟

1.8 سفارش کردہ کتابیں

Pennock and Smith: Political Science an Introduction

مترجم : ڈاکٹر سلطان عمر

مصنف : ڈاکٹر ٹی - یس - موہنا

اکائی 2 علم سیاسیات کے مطالعے کے مختلف طریقے

ساخت

2.0 مقاصد
2.1 تمہید
2.2 روایتی اور جدید طریقے
2.2.1 روایتی طریقے
a) فلسفیانہ
b) تاریخی
c) قانونی
d) ادارہ جاتی
2.2.2 جدید طریقے
2.3 خلاصہ
2.4 نمونہ امتحانی سوالات
2.5 سفارش کردہ کتابیں

2.0 مقاصد

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- علم سیاسیات کے مطالعہ کے طریقے کیا ہیں اور اس مطالعہ کے روایتی اور جدید طریقے کیا ہیں اس کو واضح کرسکیں
- جدید طریقہ کی تاریخ کو بیان کرسکیں اور
- دونوں طریقوں کی خوبیوں اور خرابیوں کا تجزیہ کرسکیں